Fikr-o-Nasar (Islamabad) 2:8 (1965)

نائیجیریا کے مسلمان

ثروت صولت

نائیجیریا کو بر اعظم افریقہ کا دیو کہا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ دیو افریقہ کے نقشے پر اتنا نمایاں نظر نہیں آتا ہے جتنے کہ سوڈان ، کانگو اور الجزائر۔ جہاں تک رقبے کا تعلق ہے نائیجیریا نہ صرف یہ کہ مذکورہ بالا تینوں ملکوں سے بلکہ اور بھی کئی ملکوں سے چھوٹا ہے لیکن آبادی کا معاملہ اس کے بر عکس ہے۔ سنہ ۱۹۶۳ء کی مردم شماری کے مطابق نائیجیریا کے تین لاکھ مربع میل رقبے میں پانچ کروڑ ۵۶ لاکھ انسان آباد ہیں۔ گویا آبادی کے لحاظ سے نائیجیریا نہ صرف افریقہ کا سب سے بڑا ملک بلکہ انڈونیشیا اور پاکستان کے بعد اسلامی دنیا کا تیسرا بڑا ملک ہے۔

نائیجیریا کو آبادی کے علاوہ اپنے زرعی ، صنعتی ، اور معاشی وسائل کے لحاظ سے بھی افریقہ کے بیشتر ملکوں پر فوقیت حاصل ہے۔ ملک کی قابل زراعت اراضی کا اب تک صرف دسواں حصہ زیر کاشت آیا ہے معدنی دولت کی تلاش کا کام اگرچہ ابھی ابتدائی دور میں ہے۔ لیکن کوئلے ، لوہے ، سیسے اور جست کے معتدبہ قابل عمل ذخائر کا انکشاف ہوچکا ہے۔ پیٹرولیم کی پیداوار میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ قدرتی گیس کے ذخیرے موجود ہیں اور دریائے نائیجیریا کا زیر تکمیل عظیم منصوبہ(۱) اپنی افادیت کے لحاظ سے کسی طرح اسوان

۱) اس منصوبے کے تحت دریائے نائیجیر پر جبا (JEBBA) اور کینجی (KAINJI) کے مقام پر دو بند اور نائجر کے معاون دریائے کڈونا پر ایک بند تعمیر کیا جائے گا۔ ان تینوں بندوں کی تکمیل پر ساڑھے ۱۷ لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا ہوگی آب پاشی ، انسداد سیلاب اور دریائی جہاز رانی کی شکل میں جو فائدے ہونگے وہ اس کے علاوہ ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے نائیجیریا کا چھ سالہ ترقیاتی منصوبہ (انگریزی) مطبوعہ لیگوس (نائیجیریا) نیز *Federal Nigeria* (Lagos) Vol. 6 No. 6 1963 اور *Kesing's Contemporary Archivis,*

کے منصوبے سے کم اہم نہیں کہا جاسکتا ۔ آبادی کی کثرت اور وسائل کی فراوانی موجودہ دور میں ایک ملک کے درخشاں مستقبل کی سب سے بڑی ضمانت ہوتے ہیں ۔ اور نائیجیریا ان شرائط پر پورا اترتا ہے ۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسے افریقہ کا دیو کہا جاتا ہے ۔ یہ کہنا مبالغہ نہیں ہے کہ مستقبل کے افریقہ پر خصوصاً سیاہ فام افریقہ پر نائیجیریا سے زیادہ شاید ہی کوئی اور افریقی ملک اثر انداز ہوسکے ۔

نائیجیریا میں چھوٹے بڑے قبیلوں کی کل تعداد ڈھائی سو کے قریب ہے ۔ لیکن ان میں حسب ذیل پانچ قبیلے ایسے ہیں جنکی مجموعی تعداد(۲) پورے ملک کی دو تہائی آبادی کے برابر ہے ۔ ھاوسا (۱۸ فیصد) ایبو (۱۸ فیصد) یوروبا (۱۶ فیصد) فولانی (۱۰ فیصد) اور کنوری (۴ فیصد)

کنوری

نائیجیریا کی قدیم تاریخ بڑی حد تک انہی قبائل کی قومی تاریخ ہے ۔ کنوری باشندوں کی بیشتر تعداد نائیجیریا کے شمال مشرقی صوبے بورنو میں جھیل چاڈ کے نواح میں آباد ہے جہاں کنوری باشندوں کا تناسب تقریباً نصف ہے ۔ قدیم کنوری بربر نسل سے تھے لیکن اب عرب اور زنجی (نیگرو) خون ملنے کے بعد یہ مخلوط نسل ہوگئی ہے ۔ ان کی جلد سیاہ ، ہونٹ موٹے ، ناک چوڑی ، دانت خوبصوت اور پیشانی کشادہ ہوتی ہے ۔ ان باشندوں نے دسویں صدی میں جھیل چاڈ کے شمال مشرق میں کانم کے علاقے میں ایک مضبوط سلطنت قائم کرلی تھی ۔ گیارھویں صدی کے آخر میں حکمران خاندان مسلمان ہوگیا تھا ۔ یہ حکمران اپنا سلسلہ نسب یمن کے فرمانروا سیف بن ذی یزن سے ملاتے تھے ۔ تیرھویں صدی میں کانم کی سلطنت پورے عروج پر تھی اور اسکی حدود دریائے نائیجر سے دریائے نیل تک اور فزان (طرابلس) سے آداموا تک پھیل گئی تھی ۔ نائیجیریا کا بڑا حصہ اگرچہ کانم کے دائرہ اثر

(۲) نائیجیریا کے مختلف قبائل کی تعداد کا ماخذ حسب ذیل کتاب ہے ۔

Coleman, James, *Nigeria: Background to Nationalism*, University of California Press, Los *Angeles*. 1958.

سے باھر تھا لیکن موجودہ نائیجیریا کے دو صوبے بورنو اور آدامو ا کانم کی سلطنت نائیجیریا کی پہلی مسلم مملکت تھی۔ چودھویں صدی میں بولالا قبائل کےحملوں نےسلطنت کو کمزور کردیا لیکن سولھویں‌صدی میں اس حکومت نے بورنو کے نام سے پھر عروج حاصل کیا ۔ موجودہ صدی کے آغاز میں جب بورنو پر انگریزوں کا قبضہ ھوا تو یہی خاندان حکمران تھا ۔ بورنو کی یہ ریاست‌اب بھی قائم ھے ۔اور رقبےمیں نائیجیریا کی سب سے بڑی ریاست یا امارت ھے(۳) بورنو کےصوبے پر آٹھ نو سال‌تک‌مسلمانوں کے سیاسی غلبے کا نتیجہ یہ ھے کہ اس صوبےکی تقریباً نوے فیصد آبادی مسلمان ھے ۔

ھاؤسا

ھاؤسا باشندےنائیجیریا کے ان شمالی صوبوں میں آباد ھیں جو صوبہ بورنو کے مغرب میں دریائے نائیجر تک پھیلے ھوئے ھیں ۔ نائیجیریا کے باھر جمھوریہ نائیجر کی نصف آبادی بھی ھاوسا باشندوں پر مشتمل ھے ۔ نائیجیریا میں ان کی سب سے بڑی تعداد سوکوٹو، کٹیسنا، زاریا، کانو اور باؤچی کے صوبوں میں آباد ھے ۔ اور اول چار صوبوں میں ان‌کا تناسب نصف سے زیادہ ھے ۔ ھاوسا باشندوں کا رنگ انتھائی سیاہ ھوتا ھے ۔ سر لمبوترا ھوتا ھے اور قد لمبا ۔ ان کے اخلاق و عادات کے متعلق ایک مغربی مصنف (۴) نے لکھا ھے کہ :

> ” ھاوسا زیادہ صاف دل اور فولانیوں کے مقابلے میں کم شکی ھوتے ھیں اور یوروبا باشندوں کے مقابلے میں زیادہ زندہ دل اور بذلہ سنج ھوتے ھیں ۔ “

ھاؤسا بڑے محنتی کاشتکار اور کامیاب تاجر ھیں ۔ ھاؤسا باشندوں کی تاریخ گیارھویں صدی سے شروع ھوتی ھے ۔ تیرھویں صدی عیسوی سے ھاؤسا باشندوں میں اسلام پھیلنا شروع ھوا ۔ کٹسینا میں محمد کوراؤ (Korau)

---

3. *Encyclopedia of Islam*, article "Bornu," also Encyclopedia Britannica, article, "*Borno*"

4. *Races of Africa*, by C. G. Feligman True Negro pp. 42-83

جمہوریہ نائیجر
سوکوٹو
سوکوٹو
بورنو
میدوگوری
(یروا)
چاڈ
کانو
کانو
کٹسینا
باؤچی
باؤچی
زاریا
زاریا
جوس
شمالی علاقہ
آدماوا
یولا
سردونا
سردونا
دریائے نائیجر
دریائے بینو
مغربی علاقہ
لیگوس
بنین
مشرقی علاقہ
اینوگو
ڈیہومی
جمہوریہ کیمرون
بحر اوقیانوس

سنہ ۱۳۲۰ء تا سنہ ۱۳۵۳ء اور کانو میں علی یاجی ۱۳۴۹ء تا سنہ ۱۳۸۵ء) پہلے مسلمان حکمران ھیں (٥) - بعد میں کئی اور ریاستوں کے حکمران بھی مسلمان ہوگئے - نتیجہ یہ ہوا کہ ان ریاستوں کا مالی اور عدالتی نظام شریعت اسلامی کے مطابق مرتب ہوگیا - علماء کی قدردانی ہوئی جس کی وجہ سے اسلامی علوم کو فروغ ہوا- سولھویں صدی میں کانو اور کٹسینا اسلامی علوم کے نائیجیریا میں سب سے بڑے مرکز بن گئے- عربی میں کتابیں لکھی جانے لگیں اور ہاوسا زبان کے لئے عربی رسم الخط اختیار کیا گیا - ہاوسا باشندوں کی سیاسی سیادت اٹھارویں صدی کے آخر تک قائم رھی اس کے بعد ان کا سیاسی اقتدار ختم ہوگیا -

فولانی

ہاوسا باشندوں کا سیاسی اقتدار جن لوگوں نے ختم کیا وہ فولانی ھیں - فولانی نسلاً غیر زنجی یعنی غیر نیگرو ھیں (٦) لیکن صدیوں تک نیگرو باشندوں کے ساتھ شادی بیاہ اور رشتہ داریوں کی وجہ سے ان کی امتیازی حیثیت بڑی حد تک ختم ہوگئی ھے - فولانیوں کو نائیجیریا کے کسی بھی صوبے میں اکثریت حاصل نہیں ھے وہ ملک کے بیشتر حصے میں منتشر ھیں - اخلاق و عادات کے لحاظ سے فولانی سنجیدہ اور بردبار ہوتے ھیں - مرد سب کے سامنے کھانا کھانا معیوب سمجھتے ھیں - حتی کہ شوہر بیوی بچوں کے سامنے کھانا نہیں کھاتا بیٹا باپ کے چہرے پر نظر نہیں جماسکتا - دیہاتی شرمیلے اور علیحدگی پسند ہوتے ھیں (٧) -

فولانی تیرھویں صدی میں نائیجیریا میں آئے - ان کی بہت بڑی تعداد اس وقت تک مسلمان ہوچکی تھی - ان میں شروع ھی سے اسلامی تعلیمات کا چرچا رہا اور وہ نائیجیریا کے دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں مذہب پر زیادہ سختی سے عامل تھے - یہی وجہ ھے کہ انیسویں صدی کے آغاز میں جب مشہور

5. *A. History of Islam in West Africa*, by J. S. Trimingham Oxford University Press, 1962.
6. *History of Nigeria*, Sir Alan Burns.
7. *Races of Africa*, Op. cit.

رهنما عثمان دان فودیو (۸) (۱۷۴۴ء تا ۱۸۱۷ء نے اصلاح اور جہاد کی تحریک شروع کی تو ان کو سب سے زیادہ مدد فولانیوں ھی سے ملی - چنانچہ تاریخوں میں یہ تحریک فولانی جہاد کے نام سے مشہور ھے - اس جہاد کے ذریعے فولانیوں نے نہ صرف ھاوسا باشندوں کا سیاسی اقتدار ختم کر دیا بلکہ وہ شمالی نائیجیریا کے ان حصوں پر بھی قابض ہوگئے جہاں غیر ھاوسا قبائل آباد تھے- فولانی امراء نے مختلف ریاستیں قائم کیں جن کا تعلق سوکوٹو کی مرکزی حکومت سے تھا جس کی سربراھی عثمان دان فودیو کے بعد ان کے صاحبزادے سلطان محمد بلو (۱۹۱۷ء تا ۱۹۳۷ء) کے حصے میں آئی- فولانیوں نے شمالی نائیجیریا کو پہلی مرتبہ سیاسی وحدت سے روشناس کرایا - اس سیاسی وحدت نے جلد ھی تہذیبی وحدت کی شکل اختیار کرلی- چنانچہ آج شمالی نائیجیریا کا مذھب اسلام ھے اور مشترکہ زبان ھاوسا ھے -

یوروبا

نائیجیریا کی تاریخ میں یوروبا (۹) باشندوں کو بھی بڑی اھمیت حاصل ھے - یوروبا باشندے بھی فولانیوں کی طرح مصر یا کسی مشرقی ملک سے آنے کے دعویدار ھیں - ان کی بیشتر تعداد نائیجیریا کے جنوب مغربی حصہ میں دریائے نائیجیر اور سمندر کے درمیان آباد ھے - یہ حصہ جس کی نوے فیصدی سے زیادہ آبادی یوروبا باشندوں پر مشتمل ھے بجا طور پر (Yorubaland) یعنی یوروبستان کہلا سکتا ھے - یوروبا باشندوں میں انیسویں صدی کے وسط سے اسلام پھیلنا شروع ھوا اور اسلام کی اس اشاعت میں فولانیوں کا بڑا دخل ھے جنھوں نے الورین میں جو یوروبا علاقہ ھے سلطان محمد بلو کے زمانے میں اپنی ملکیت قائم کرلی تھی - ۱۸۶۲ء میں لیگوس پر انگریزوں نے قبضہ کرلیا اور پھر بتدریج شمال کی سمت اپنے تسلط کو بڑھاتے رھے - مسیحی مبلغوں نے کئی مرکز قائم کرلئے اور تیزی سے یوروبا باشندوں کو عیسائی بنانا شروع کردیا - ان کو

۸ - عثمان دان فودیو اور ان کے جانشینوں کے حالات کے لئے دیکھئے
(*The Golden Trade of the Moors*) مصنفہ E. W. Bovill اور *My Life*
مصنفہ احمد و بلو مطبوعہ کیمبرج یونیورسٹی پریس ۱۹۶۲ء

۹ - یوروبا باشندوں سے متعلق مزید تفصیل کے لئے دیکھئے *History of Nigeria* از
Sir Burns اور *Land and People in Nigeria,* بحوالہ سابقہ

اس مقصد میں لیگوس اور اس سے ملحقہ علاقوں اور صوبہ اوندو میں سب سے زیادہ کامیابی ہوئی ۔ مشہور یوروبا رھنما آوولووو (Awolowo) جو مغربی علاقے کے وزیر اعظم بھی رہ چکے ھیں عیسائی ھیں (۱۰)۔ دوسرے بڑے یوروبا رھنما آکنتولا بھی عیسائی ھیں۔ یوروبا باشندوں میں مسلمانوں کا تناسب نصف ھے ۔ باقی نصف عیسائی اور مظاھر پرست باشندوں پر مشتمل ھے ۔ یوروبا علاقے نائیجیریا میں شہریت کا سب سے بڑا مرکز ھیں ۔ نائیجیریا کے سب سے بڑے دو شہر ایبادان اور لیگوس یوروبا علاقے میں واقع ھیں ۔ ۱۹۵۳ء کی مردم شماری کے مطابق نائیجیریا میں چھ شہر ایسے تھے جن کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ تھی ۔ ان میں سوائے کانو کے باقی تمام شہر یوروبا علاقے میں ھیں ۔

ایبو

بڑے قبائل میں صرف مشرقی نائیجیریا کا ایبو قبیلہ ایسا ھے جو اسلام سے قطعی غیر متاثر ھے ۔ ایبو کی نصف آبادی اب تک مسیحیت قبول کرچکی ھے ۔

چھوٹے قبائل

نائیجیریا کے چھوٹے قبائل میں نوپے باشندے خاص طور پر قابل ذکر ھیں۔ یہ قبائل دریائے نائیجیر کے شمالی اور جنوبی کناروں پر صوبہ نائیجر اور صوبہ الورین میں آباد ھیں ۔ ۱۹۵۳ء کی مردم شماری کے مطابق ان کی تعداد ۳ لاکھ ۵۹ ھزار تھی ۔ یعنی کل آبادی کا ایک فیصدی نوپے علاقے کا صدر مقام ھے ۔ نوپے باشندے شمالی نائیجیریا میں سب سے زیادہ تعلیم یافتہ اور ترقی یافتہ ھیں۔ نوپے حکمران خاندان کا آغاز پندرھویں صدی میں ھوا ۔ بارھواں بادشاہ جبریل (۱۷۳۹ء تا ۱۷۷۰ء) پہلا نوپے حکمران ھے جس نے اسلام (۱۱) قبول کرلیا تھا ۔ فولانی جہاد کے دوران نوپے علاقے پر

---

10. AWO: *The autobiography of chief obafemi Awalowo*, University Press, Cambridge, 1960

11. *A History of Islam in W. Africa* by J. Spencer Trimingham Oxford University Press, 1962 Page 201

فولانیوں کا تسلط قائم ہوگیا اور اس کے بعد نوپے باشندوں میں تیزی سے اسلام پھیلنے لگا۔ ۱۹۵۳ء کی مردم‌شماری کےمطابق نوپے باشندوں کی دو تہائی (۱۲) تعداد مسلمان ہے ۔

نائیجیریا میں مسلمانوں کی آبادی

نائیجیریا میں مسلمانوں کی تعداد کے متعلق عام طور پر بڑی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں - امریکہ کی پرنسٹن یونیورسٹی نے تاریخ اسلام کا جو ایٹلس تیار کیا ہے اس میں نائیجیریا میں مسلمانوں کا تناسب صرف ۳۳ فیصدی بتایا ہے ۔ محمود بریلوی صاحب نے اپنی کتاب Islam in Africa میں یہ تناسب ۴۵ فیصدی بتایا ہے اور عبداللہ المسدوسی صاحب نے ''افریقہ ایک چیلنج'' میں مسلمانوں کا تناسب ۲۷ فیصدی لکھا ہے - نائیجیریا افریقہ کے ان ملکوں میں سے ہے جن کی باقاعدہ مردم شماری ہوئی ہےاور مذاہب کی بنیاد پر ملک کے ہرحصے کے اعداد و شمار موجود ہیں - نائیجیریا سیاسی لحاظ سے کچھ عرصہ تک تین علاقوں (۱۳) میں تقسیم تھا اور جب ۱۹۵۳ء میں مردم شماری ہوئی تو ہر علاقے کی علحدہ علحدہ رپورٹیں مرتب کی گئی تھیں جو مطبوعہ شکل میں موجود ہیں - سیاسی‌حوالوں کی مشہور اور مستند کتاب Statesman Year Book میں ۱۹۵۳ء کی مردم شماری کے مطابق نائیجیریا میں مسلمانوں کی تعداد ایک کروڑ ۲۷ لاکھ ۹۴ ہزار بتائی گئی ہے ۔

اگر ہم جنوبی کیمرون کو خارج کردیں جو ۱۹۶۱ء کے بعد سے کیمرون کے وفاق کا جزو بن گیا ہے اور نائیجیریا سے علحدہ ہوچکاہے تو نائیجیریا کی تین کروڑ چار لاکھ آبادی میں مسلمانوں کی تعداد ایک کروڑ ۲۷ لاکھ ۶۷ ہزار رہ جائے گی - یعنی پوری آبادی کا ۴۵ فیصدی — باقی آبادی ۲۱ فیصدی عیسائی اور ۳۴ فیصدی مظاہر پرست ہیں - دوسرے الفاظ میں سے ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ اگرچہ مسلمان نائیجیریا میں سب سے بڑی واحد قوم ہیں

---

12 - *Ibid*

۱۳ - اکتوبر ۱۹۶۰ء جب نائیجیریا آزاد ہوا تو وفاق میں چار علاقے تھے - لیکن اکتوبر ۱۹۶۱ء میں استصواب رائے عامہ کے بعد جنوبی کیمرون کے وفاق میں شامل ہوگیا ۔

لیکن ان کو پورے ملک میں اکثریت حاصل نہیں ہے -

نائیجیریا میں مسلمانوں کا سب سے بڑا مرکز شمالی علاقہ ہے۔ اس علاقے میں مسلمانوں کا تناسب ۱۹۵۳ء میں ستر فیصدی تھا - ۱۹۶۳ء کی تازہ مردم شماری کے لحاظ سے نائیجیریا کی کل آبادی ۵ کروڑ ۵۶ لاکھ ہے - اور شمالی علاقے کی ۲ کروڑ ۹۷ لاکھ - چونکہ مذہبی بنیاد پر اعداد و شمار ابھی شائع نہیں ہوئے ہیں اس لئے سابق تناسب کے لحاظ سے شمالی علاقے میں مسلمانوں کی تعداد دو کروڑ دس لاکھ ہوگی -

لیکن شمال کے ہر حصے میں مسلمانوں کی اکثریت نہیں ہے - شمالی علاقہ تیرہ صوبوں میں تقسیم ہے - ان میں سے دس صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے -

شمالی علاقے کے بعد مسلمانوں کا دوسرا سب سے بڑا مرکز مغربی علاقہ اور وفاقی دارالحکومت لیگوس ہے - ۱۹۵۳ء کی مردم شماری کے مطابق مغربی علاقے کی ساٹھ لاکھ ۸۰ ہزار آبادی میں مسلمانوں کی تعداد ۱۹ لاکھ ۷۱ ہزار یعنی ۳۲ فیصدی اور عیسائیوں کی تعداد ۲۲ لاکھ یعنی ۳۶ فیصدی تھی - مظاہر پرست، مسلمانوں سے کچھ ہی کم تھے یعنی ۱۹ لاکھ ۱۳ ہزار۔ وفاقی دارالحکومت کی ۲ لاکھ ۶۷ ہزار آبادی میں ایک لاکھ بارہ ہزار (۴۲ فیصدی) مسلمان تھے اور ایک لاکھ ۴۶ ہزار (۵۴ فیصدی عیسائی)۔

مغربی علاقے میں مسلمانوں کی تعداد ۱۹ لاکھ قرار پائی ہے یعنی ۴۱فیصدی سے کچھ زیادہ — یہ تناسب اس لئے بھی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ یوروبا باشندوں کے متعلق عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ ان کی نصف تعداد مسلمان ہے - مغربی علاقے کے مختلف حصوں کا جائزہ لینے کے بعد اس دعوے کی مزید تصدیق ہوتی ہے -

۱۹۵۳ء کی مردم شماری کے مطابق شہر ایبادان میں جو نائیجیریا کا سب سے بڑا شہر ہے مسلمانوں کا تناسب ساٹھ فیصدی تھا(۱۴) اور عیسائیوں کا ۳۲ فیصدی — ایبادان اور اس کے گرد نواح میں مسجدوں کی تعداد چھ سو ہے -

---

14. A History of Islam in West Africa, Op. cit.

لیگوس میں مسلمانوں کا تناسب ۴۲ فیصدی ہے۔ لیکن یہ واضح رہے کہ لیگوس میں کئی ہزار باشندے مشرقی نائیجیریا کے آباد ہیں جو تقریباً سب عیسائی ہیں۔ شہر میں یوروبا باشندوں کی تعداد صرف ایک لاکھ ۹۶ ہزار ہے (۱۵)۔ لیگوس میں ھاوسا باشندوں کی تعداد چار ہزار ہے۔ شہرمیں مسلمانوں کی کل تعداد ایک لاکھ بارہ ہزار ہے۔

ٹرمنگھم نے اپنی کتاب میں ذیل کا اقتباس پیش کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یوروبا علاقوں میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے:۔

"سنہ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے مطابق صوبہ الورین میں ۶۶ فیصدی مظاہر پرست ۳۳ فیصدی مسلمان اور ایک فیصدی عیسائی تھے۔ سنہ ۱۹۵۴ء کے تازہ ترین تخمینے کے مطابق صوبہ میں تقریباً ۷۵ فیصدی مسلمان ہیں اور ۲ سے ۵ فیصدی تک عیسائی ہیں۔ باقی مظاہر پرست ہیں ... مسلمانوں کی توسیع و ترقی کا اندازہ کرنے کے لئے دیہاتوں پر نظر ڈالنا چاہئے۔ کیونکہ دیہاتی بہت قدامت پسند ہوتے ہیں اور شہروں کے مقابلے میں دیر سے نیا مذہب اختیار کرتے ہیں۔ صوبہ الورین کے ریذیڈنٹ نے حال ہی میں شہر الورین کے قریب دیہات کا بڑی احتیاط سے جائزہ لیا ہے۔ نمونے کے طور پر جو تین گاؤں منتخب کئے گئے تھے ان میں ۱۹۳۰ء میں ۴۸ فیصدی مسلمان تھے، ۴۸ فیصدی مظاہر پرست اور ۴ فیصدی عیسائی۔ سنہ ۱۹۵۴ء میں انہی گاؤں میں مسلمانوں کا تناسب ۸۰ فیصدی تھا، مظاہر پرستوں کا ۱۲ فیصدی اور عیسائیوں کا ۸ فیصدی۔ (۳۵)

ایبادان میں ۱۹۱۲ء اور ۱۹۵۳ء کے درمیان مسلمانوں کی آبادی میں جو اضافہ ہوا ہے اس کا ذکر پچھلے صفحوں میں کیا جاچکا ہے۔

"وسط مغرب" کے علاقے میں مسلمانوں کی تعداد کا تعین کرنے کے لئے ہماری معلومات محدود ہیں۔ غالباً اس علاقہ میں مسلمان ۵ یا ۱۰ فیصدی

---

15. *Nigeria: Background to Nationalism*, Op. cit.

16. *A History of Islam in West Africa* by Trimingham P. 230

ہوں گے - مشرقی علاقے میں مسلمان نہ ہونے کے برابر ہیں - ۱۹۵۳ء میں مشرقی علاقے کی ۷۲ لاکھ آبادی میں صرف ۲۳ ہزار مسلمان تھے- اور یہ بھی علاقے کے اصل باشندے نہیں بلکہ ہاوسا، یوروبا اور نوپے (۱۷) باشندے ہیں جو کاروبار کے سلسلے میں آئے ہوئے ہیں - لیکن تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی علاقے میں بھی اسلام پھیل رہا ہے - اور ۵ ہزار ایبو باشندوں کو مسلمان بنایا جاچکا ہے -

مذکورہ بالا معلومات کی روشنی میں ہم یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ اگلے چند سالوں میں شمالی علاقےکی نوے فیصدی آبادی مسلمان ہوجائے گی اور مغربی علاقے میں بھی دو تہائی آبادی کا مسلمان ہوجانا بعید نہیں - وسط مغرب میں مسلمان اہم اقلیت بن جائیں گے لیکن مشرقی علاقے میں شاید ہی مسلمان مؤثر اقلیت بن سکیں - بحیثیت مجموعی ہم یہ توقع کرسکتے ہیں کہ وفاق نائیجیریا میں بالآخر مسلمانوں کا تناسب ساٹھ فیصدی تک ہوجائے گا -

---

۱۷ - مشرقی علاقے میں ۱۹۵۳ء میں دس ہزار ہاوسا 'دوہزار آٹھ سو نوپے، دوہزار ایک سو
کنوری تھے جو سب مسلمان ہیں ان کے علاوہ گیارہ ہزار یوروبا تھے - جو نصف کے
لگ بھگ مسلمان ہوں گے - دیکھیے *Nigeria: Background to Nationalism*

الحق یعلو ولا یعلی علیہ